احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۱۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۲۵ | منگل ۲۶ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ ' ۷ احسان ۱۳۷۳ ہش ' ۷ جون ۱۹۹۴ء

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہوئے تھکتے نہیں

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں۔ کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے۔ اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نیکیوں کی جو ہوا چلائی گئی ہے ان ہواؤں کے رخ پر تیز رفتاری سے آگے بڑھو

سب سے زیادہ نحوست کسی قوم پر عبادت سے دور ہو جانا ہے

اگر عبادت نصیب نہیں تو روحانی زندگی کا کوئی تصور ہی نہیں

خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بمقام بیت الفضل لندن بتاریخ ۱۸۔ تبلیغ ۱۳۷۳ ہش (۱۸۔ فروری ۱۹۹۴ء)

(خطبہ کا یہ مکمل متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:۔

ہر سال دہرایا جانے والا مضمون

"گزشتہ جمعہ میں میں نے قرآن اور حدیث کے حوالے سے جماعت کو رمضان سے متعلق کچھ نصائح کی تھیں یہ مضمون ابھی جاری تھا کہ وقت ختم ہو گیا یہ ایسا مضمون ہے جسے ہر سال دہرایا جاتا ہے اور دہرایا جاتا رہنا چاہئے۔ کیونکہ ایک سال کے عرصے میں انسان بہت سی نیک باتیں بھول چکا ہوتا ہے اور دنیا کی طرف واپس لوٹنے میں کئی قسم کے زنگ دوبارہ لگ چکے ہوتے ہیں۔ (-----) یہ وہ مضمون ہے جس کو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے بار بار بیان فرمایا اور بعض ظالموں نے عمداً دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ مکے کی طرح قادیان کو بھی ایک ایسی جگہ سمجھتے ہیں جہاں حج کیا جاتا ہے اور وہاں مرزا صاحب کی زیارت ہی سے گویا کہ عمر بھر کا حج ہو جاتا ہے۔ یہ تو خیر لغو' بے ہودہ' ظالمانہ اعتراض ہیں۔ ضمناً مجھے یاد آیا تو میں نے بیان کر دیا' مگر حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی اس نصیحت میں حکمت وہی تھی (----) یعنی دوری سے کچھ زنگ لگ جاتے ہیں کچھ کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بار بار ان کو صاف کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہی فلسفہ ہے جو (-----) عبادات کے ساتھ منسلک ہے۔ (-----) ایک ایسا شخص جس کے پاس ندی بہتی ہو' صاف شفاف پانی اس ندی میں بہہ رہا ہو اور وہ پانچ وقت اس میں غسل کرے اس کے جسم پر میل کچیل کیسے رہ سکتی ہے۔ تو وہ فائدہ (----) دین میں ایسا دائمی کر دیا کہ بعد کے آنے والے زمانوں میں بسنے والے اور پیدا ہونے والے انسانوں کو یہ شکوہ اب نہیں ہو سکتا کہ ہمارے لئے پاک کرنے کی کوئی صورت باقی نہیں رہی۔ پس پانچ وقت کی نمازیں یہ وہ عبادتیں ہیں جن میں انسان بار بار غوطے لگا کر اپنی کثافتوں کو دور کرتا ہے اپنے میلوں کو دھوتا ہے اور پھر جمعہ کی عبادت ہے۔ (------) ایک رمضان ہے جو ہر سال دہرایا جاتا ہے اور رمضان کے ساتھ وابستہ نصیحتیں بھی ہر سال دہرائی جاتی رہنی چاہئیں اور لازم ہے کہ انسان ان کو غو . سے سنے اور حرز جان بنائے' اپنے دل کی گہرائیوں میں جگہ دے اور یہ نیک ارادے باندھے کہ میں ان سے پوری طرح استفادہ کروں گا۔ (-----)

جنت کے دروازے کھلنے کا مفہوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ بخاری و مسلم دونوں نے کتاب الصوم میں درج کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا۔ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوسری یہ روایت ہے کہ جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ یعنی آسمان کے دروازوں سے مراد کیا ہے؟ جنت کے دروازے۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

اس حدیث سے متعلق پہلے بھی میں کئی سال سے یہ بات جماعت کے گوش گزار کرتا رہا ہوں کہ ظاہری طور پر دیکھا جائے تو رمضان کے مہینے کا کوئی ایسا اثر دنیا پر تو ظاہر نہیں ہوتا جس سے یہ معلوم ہو کہ گناہ کم ہو گئے ہیں اور نیکیاں بڑھ گئی ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہو رہے ہیں اور جنت کے کھل رہے ہیں۔ اور بسا اوقات خود مسلمانوں میں بھی ایسے بد نصیب نظر آتے ہیں جو رمضان کے مہینے میں ایسی حرکتیں کرتے ہیں کہ جہنم کے دروازے یوں لگتا ہے پہلے سے زیادہ بڑے ہو کر کھل رہے ہیں اور جنت کے دروازے ان کے لئے اور بھی تنگ ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس لئے اس مضمون کو سمجھنے کے لئے ہر انسان کو اپنی ایک کائنات کا تصور کرنا ہو گا۔ ہر انسان کی اپنی زمین ہے اور اپنا آسمان ہے اور اس حدیث کا تعلق ہر شخص کی زمین اور ہر شخص کے آسمان سے ہے۔ وہ شخص جو رمضان میں اپنی کائنات میں تبدیلیاں پیدا کرتا ہے اور وہ نیکیاں اختیار کرتا ہے جو اس مہینے کے ساتھ وابستہ ہیں اور جو اس کے لئے آسان کر دی جاتی ہیں۔ اس کے لئے یقیناً اس کے آسمان کے دروازے کشادہ ہو رہے ہوتے ہیں اور اس کی جہنم کے دروازے بند ہو رہے ہوتے ہیں۔ لیکن اگر رمضان آئے اور وہ ان نیکیوں سے فائدہ نہ اٹھائے تو پھر اس حدیث کے مضمون اور اس کی خوشخبریوں کا اطلاق اس کے جہان پر نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ غیروں کا جہان دیکھیں وہ اس حدیث کے مضمون سے مستثنیٰ' بے نیاز ایک الگ زندگی بسر کر

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت دو روپیہ

رہا ہے اور اس کے مشاغل اسی طرح بد ہیں جیسے پہلے ہوا کرتے تھے' رمضان نے ان پر کوئی نیک اثر نہیں ڈالا۔

رمضان میں کیوں یہ دروازے یعنی رحمت کے اور بخشش کے دروازے زیادہ کھولے جاتے ہیں اور روزمرہ کی زندگی میں کیوں نسبتاً تنگ ہو جاتے ہیں۔ اس مضمون پر غور کریں تو حقیقت یہ ہے کہ رمضان میں نیکی کی ایک فضا قائم ہوتی ہے ایک ماحول بن جاتا ہے چھوٹے چھوٹے بچے بھی کہتے ہیں ہمیں اٹھاؤ ہم نے بھی روزہ رکھنا ہے اور بعض بے چارے جب آدھی رات کو اٹھتے ہیں تو گھبرا جاتے ہیں کہ نہیں ہم نے اتنی جلدی روزہ نہیں رکھنا مگر نیکی کی خواہش ضرور ان کے دلوں میں کلبلاتی ہے اور ہر گھر میں یہ نمونے دکھائی دیتے ہیں۔ اور بعض جو پورا نہیں رکھ سکتے وہ کہتے ہیں ہمیں دو روزے رکھوادو آدھے آدھے رکھ لیں گے لیکن روزے کی طرف توجہ' نمازوں کی طرف توجہ اس عمر میں بھی شروع ہو جاتی ہے جس عمر میں ابھی ان عبادتوں کا ان کو مکلف نہیں کیا گیا ان پر یہ عبادتیں فرض نہیں کی گئیں۔ تو یہ تو وہ ماحول ہے جیسے برسات کے زمانے میں بعض جڑی بوٹیاں پھوٹتی ہیں سبزہ ہر طرف پھوٹنے لگتا ہے یا بہار کے دنوں میں بعض بنجر علاقوں میں بھی بہت خوبصورت پھول نکل آتے ہیں۔ تو رمضان کا موسم ہے جس کی بات ہو رہی ہے۔ اس موسم میں تمہارے دل نیکیوں پر آمادہ ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ان میں ایک طبعی میلان جوش مار رہا ہے کہ نیکی کریں۔ اس فضا سے فائدہ اٹھاؤ۔ یہ نیکیوں کی جو ہوا چلائی گئی ہے ان ہواؤں کے رخ پر تیز رفتاری سے آگے بڑھو۔ پھر دیکھو کہ تمہارے لئے جنت کے دروازے کھلتے چلے جائیں گے اور جہنم کے دروازے تم پر بند ہوتے چلے جائیں گے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے جن دروازوں کے کھلنے کا ذکر کیا ہے وہ ہر انسان کی اپنی کائنات کے الگ الگ دروازے ہیں اور جن شیطانوں کے جکڑ دینے کا ذکر فرمایا ہے وہ بھی ہر انسان کے اپنے اپنے نفس کے شیطان ہیں۔ جو رمضان کے تقاضے پورے کرنے کی تمنا رکھتے ہیں ان کے شیطان ضرور جکڑے جاتے ہیں اور رمضان کے بعد اور رمضان کے دوران کی کیفیت میں آپ نے دیکھا ہو گا کہ کیسا ہی کوئی انسان نیک ہو پھر بھی فرق پڑ جاتا ہے۔ جو رمضان کے دوران نیکی پر پابندی اختیار کی جاتی ہے' گناہوں اور لغویات سے بچنے کی احتیاطیں کی جاتی ہیں وہ رمضان کے بعد ویسی نہیں رہتی۔ تو اگرچہ جو شیطان ایک دفعہ قید کر دیا جائے حق تو یہ ہے کہ اسے عمر قید کی سزا ملے اور پھر کبھی آزادی نہ ملے۔ لیکن انسان کمزور ہے اور کسی نہ کسی پہلو سے کچھ آزادیاں اپنے شیطان کو ضرور دے دیتا ہے۔ پھر ایک اور رمضان آتا ہے پھر ایک اور آتا ہے پھر ایک اور آتا ہے۔ دعا یہ کرنی چاہئے کہ ہمیں موت ایسی حالت میں آئے کہ جب ہمارا شیطان جکڑا ہوا ہو۔ ہمیں خدا ایسے وقت میں بلائے جب کہ جنت کے دروازے ہمارے لئے پوری طرح کشادہ ہو چکے ہیں اور ایسے وقت میں ہم جان دیں جب جہنم کے دروازے ہم پر بند ہو چکے ہوں۔ یہ جو مضمون ہے اس کا کوشش سے زیادہ فضل سے تعلق ہے۔ کوشش سے اس حد تک کہ گہری سوچ کے ساتھ اور فکر کے ساتھ اور اس مضمون میں ڈوب کر دعا کی جائے جو معنی خیز ہو۔ ہونٹوں سے نہ نکلے' دل کی گہرائیوں سے اٹھ رہی ہو اور پابندی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اس بارے میں مدد مانگی جائے۔ جو شخص رمضان میں اپنی کائنات میں تبدیلیاں پیدا کرتا ہے اور وہ نیکیاں اختیار کرتا ہے جو اس مہینے سے وابستہ ہیں اس کے لئے یقیناً آسمان کے دروازے کشادہ ہو رہے ہوتے ہیں اور اس کے جہنم کے دروازے بند ہو رہے ہوتے ہیں۔

پس اس رمضان مبارک میں جو نصیحتیں بار بار دہرائی جاتی ہیں ان میں ایک یہ بھی نصیحت ہے۔ مگر جب بھی نصیحت دہرائی جاتی ہے کوئی نیا پہلو اس کا خدا تعالیٰ سامنے لے آتا ہے اور جماعت کو اس کی طرف توجہ دلانے کی توفیق عطا ہوتی ہے۔ پس اس حدیث کے حوالے سے میں اس دعا کی طرف جماعت کو متوجہ کرتا ہوں کہ یہ دعائیں کرتے رہیں کہ رمضان کی نیکیاں آکر گزر بھی جائیں تو ہمارا انجام ایسی حالت میں ہو گویا رمضان میں مر رہے ہیں۔ ایسے وقت میں ہو جب کہ تو ہم سے سب سے زیادہ راضی ہو اور اس پر ہمارا اپنا کوئی اختیار نہیں' انسان کی بے بسی کا معاملہ ہے' اللہ ہی ہے جب چاہے جس کو بلائے اور جس حالت میں چاہے بلا لے۔ اس لئے اس رمضان مبارک میں اپنے لئے اور اپنے بھائیوں کے لئے خصوصیت کے ساتھ یہ دعائیں کریں۔

پہلے گناہوں کے کفارہ کا مطلب

ایک دوسری حدیث مسند احمد بن حنبل بحوالہ فتح الربانی جز ۹ صفحہ ۲۲۲ سے لی گئی ہے۔ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ:-

"جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور جس نے رمضان کے تقاضوں کو پہچانا اور ان کو پورا کیا اور جو رمضان کے دوران ان تمام باتوں سے محفوظ رہا جن سے ان کو محفوظ رہنا چاہئے یعنی جس نے ہر قسم کے گناہ سے اپنے آپ کو بچائے رکھا تو ایسے روزہ دار کے لئے اس کے روزے اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں"۔

اس حدیث کا اس سے ملتی جلتی بعض اور احادیث سے بھی تعلق ہے اور میں ان کے حوالے سے اس مضمون کو زیادہ واضح کرنا چاہتا ہوں۔ بہت سی ایسی حدیثیں ہیں جن میں آپ کو یہ ملے گا کہ ایک روزہ دار کی روزہ کشائی کر دو اور تمہارے سارے گناہ بخشے گئے' ہمیشہ کے لئے نجات پا گئے۔ سوال یہ ہے کہ ایک طرف اتنی محنت کا حکم اور ارشاد کہ تمام مہینہ بھر رمضان کے سارے تقاضے پورے کرو اور رمضان کے تقاضے پورا کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کہنے میں آسان لگے گا لیکن حقیقت میں بہت ہی مشکل کام ہے۔ کیونکہ رمضان مبارک تمام عبادتوں کا معراج ہے۔ عبادتوں کے اندرونی رشتوں کے لحاظ سے نماز عبادتوں کی معراج ہے۔ لیکن رمضان مبارک میں وہ بھی اکٹھی ہو جاتی ہے اور شدت کے ساتھ پوری محنت کے ساتھ اور دل لگا کر نماز ادا کی جاتی ہے۔ پس تمام عبادتیں اپنے معراج کو پہنچتی ہیں اور ایسے وقت میں ان کے تقاضے پورے کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا ایک طرف تو یہ ارشاد فرمانا کہ یہ کرو تو تمہارے ساتھ کیا سلوک ہو گا تمہارے پہلے گناہ معاف ہو جائیں گے گویا حج جو عبادات میں ایک خاص مرتبہ رکھتی ہے اور عمر بھر میں ایک دفعہ ادا کرنا ضروری ہے اس سے جو فوائد وابستہ ہیں' جو ثواب وابستہ ہیں وہ ایک اچھی طرح گزارے ہوئے رمضان کے ساتھ بھی وابستہ فرما دیئے گئے۔

اور دوسری طرف یہ کہنا کہ فلاں بات کر دو تو تمہارے عمر بھر کے گناہ بخشے جائیں گے اور جنت کے دروازے تمہارے لئے کھل جائیں گے اور فلاں کام کر دو اور جو کام چھوٹے ہوں یہ بات بڑی تعجب انگیز ہے۔ ایسی حدیثیں بھی حدیثوں کی تلاش میں میرے سامنے آئیں یعنی جب میں جمعہ کے لئے انتخاب کرتا ہوں روایات کا یا حوالہ جات کا تو بہت سی روایات دیکھتا ہوں اور بعض اس موضوع کے لئے چن لیتا ہوں۔ بعض کو بعد کے لئے رکھ چھوڑا جاتا ہے ان میں ایسی حدیثیں بھی سامنے آتی ہیں مثلاً آج ہی ایسی حدیثیں بھی میں نے دیکھیں جن میں یہ ذکر تھا کہ روزہ کھلوا دو تو تمہیں ساری زندگی کے گناہ بخشے گئے اور تمہیں ہر قسم کے ثواب میسر آگئے اور تمام نجات کے سامان ہو گئے۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا کہ صحابہؓ میں سے بعض نے کہا کہ ہمارے پاس توفیق نہیں بہت شوق پیدا ہوا ہمیں تو توفیق نہیں ہے اتنی۔ تو فرمایا کہ اگر کوئی تھوڑا سا دودھ اور زیادہ پانی ملا کر بھی پھر بھی کسی کا روزہ کھلوا دے تو یہی ثواب اس کو میسر آجائے گا۔ پھر دونوں باتوں کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ دو ہی شکلیں عقلاً سامنے آتی ہیں اول یہ کہ بہت سی ایسی حدیثیں ہیں جو بعد کے زمانوں میں صوفیاء نے گھڑ لی ہیں ---

بعض صوفیاء کا یہ مسلک تھا کہ نیکی کی باتیں جو قرآن اور حدیث سے مطابقت رکھتی ہوں ان میں جوش پیدا کرنے کے لئے جو کہانی تم بنا لو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی طرف منسوب کر دو اس نیت کے ساتھ کہ آپ کی بات لوگ مانیں گے ہماری نہیں مانیں گے تو اس میں کوئی گناہ نہیں۔

حضرت امام بخاری علیہ الرحمتہ کے متعلق یہ روایت آتی ہے۔ بڑی آپ نے محنت کی ساری زندگی یعنی زندگی کا وہ فعال حصہ جو ہوش مندی کے بعد آپ کو نصیب ہوا آپ نے حدیث کی خدمت میں صرف کیا ہے' چھان بین میں صرف کیا ہے۔ آپ ایک دفعہ ایک روایت کی تلاش میں نکلے کہ پتہ تو کروں کہ وہ راوی تھا کون اس زمانے میں جس نے یہ حدیث اپنے پہلوں سے بیان کی ہے۔ لمبے سفر کئے' خرچ کیا' محنت اٹھائی اور جب پہنچے آخر اس شہر میں جس میں بتایا گیا کہ ایک صوفی صاحب ہیں ایک تہہ خانے میں رہتے ہیں بہت بزرگ انسان ہیں ان کی روایت ہے۔ تو ان تک پہنچے ان سے پوچھا کہ آپ کے متعلق بہت شہرہ ہے بہت نیک اور تقویٰ شعار انسان ہیں ایک روایت مجھے آپ کی طرف منسوب ہوئی ملی ہے اور میں تحقیق کیلئے آپ سے خود سننے کے لئے آیا ہوں۔ بتائیے یہ روایت آپ نے کس سے سنی تھی وہ شخص زندہ ہے تو بتائیں میں پھر جا کے اس سے بھی پوچھوں۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ تو میں نے آپ بنائی ہے۔ کہا آپ نے بنائی ہے؟ کہا ہاں یہ دیکھو یہ سارا انبار یہ دفتر جو پڑے ہوئے ہیں روایتوں کے' یہ میں بیٹھا بنا رہا ہوں یہی تو میری نیکی ہے عمر بھر کی کہ نیک کاموں کے لئے لوگوں کو اس طرح ترغیب دے رہا ہوں۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا' یہ بحث نہیں اٹھائی کہ اچھی ہے یا بری' بری بات کے منسوب کرنے کی تو کسی کو جرات ہو ہی نہیں سکتی

سوائے اس کے کہ اپنے نفس کے بہانے کے لئے کوئی تاویل تراش لے مگر اکثر اچھی باتیں منسوب کی جاتی ہیں، فرمایا جو کوئی بھی میری طرف کوئی بات منسوب کرے گا جو میں نے نہ کہی ہو تو اپنے لئے جہنم میں جگہ بنائے گا۔ مگر بعض نادان ایسے تھے جن کو علم نہیں تھا یا یہ حدیث بھی نہیں پہنچی ہو گی۔ ہم نہیں کہہ سکتے انہوں نے کہاں جگہ بنائی اللہ بہتر جانتا ہے لیکن ایسی روایتیں تھیں اور بہت سی ایسی احادیث ہیں اس مضمون سے تعلق رکھنے والی جن میں دکھائی دیتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مزاج کے خلاف ہیں اور جس کھرے سائنٹفک مذہب کی طرف آپ بلانے والے ہیں، جس کی بنیادیں ٹھوس عقل پر اور انسانی تجربے پر قائم ہیں اور جو آسمان سے ہدایت یافتہ مذہب ہے جس کا مزاج قرآن کے عین مطابق ہے اس کے برعکس بات آپؐ کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے جو بہت سے اہل اللہ ہیں انہوں نے ایک یہ بھی رستہ تجویز کیا احادیث کی پرکھ کا کہ راویوں کے متعلق تو ہم تحقیق کرنے کی توفیق نہیں رکھتے اور جو ہو چکی ہو چکی۔ لیکن قرآن پڑھنے کی اور قرآن پر غور کرنے کی تو توفیق ہمیں عطا ہوتی ہے پس وہ حدیثیں جن کا مضمون قرآن سے ٹکراتا ہو یا واضح طور پر قرآن ان کی تائید یا پشت پہ نہ کھڑا ہو ان حدیثوں کے متعلق احتیاط اختیار کرو۔ اگر کوئی ایسا مضمون اس میں سے تلاش کر سکتے ہو جو حدیث کو چھوڑے بغیر قرآن اور دیگر احادیث کی تائید میں ہو تو اختیار کر لو۔ ورنہ ادب کے ساتھ اس حدیث کو اس خیال سے ترک کر دو کہ یہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کلام نہیں ہو سکتا۔ پس ایسی حدیثوں کے متعلق میں نے ایک دفعہ غور کیا تو مجھے ایک عجیب بات دکھائی دی۔ مجھے یاد ہے ربوہ میں وقف جدید میں ایک مضمون کے لئے مجھے بہت کثرت سے حدیثوں کی ضرورت تھی جن میں سے میں نے خود تلاش کرنی تھی اور ایک بھاری تعداد ان حدیثوں کی جو مجھے پیش کی گئی، بغیر حوالہ دیکھے میں نے اندازہ لگایا کہ یہ صحاح ستہ میں سے ناممکن ہیں اور اگر اتفاقاً صحاح ستہ میں کوئی روایت جا پا بھی گئی ہے تو انسان تحقیق کر کے اس کو معلوم کر سکتا ہے۔ چنانچہ وہ جنہوں نے اکٹھی کی تھی میں نے ان سے کہا کہ یہ حدیثیں مجھے لگتی ہیں کہ بعد کے زمانے کی، بیہقی کی یا کسی اور زمانے کی ہیں اور یہ اولین زمانے کی حدیثیں نہیں ہیں اور عجیب بات تھی کہ سو فیصدی یہ اندازہ درست نکلا۔ وہ تمام حدیثیں یا بیہقی کی تھیں یا بعد کے کسی اور زمانے کی تھیں۔ تو لوگ اپنے مطلب کی تلاش میں جب بے احتیاطی سے حدیثوں کو اختیار کرتے ہیں تو اس سے حدیثوں کے مضمون کو حدیثوں پر ایمان کو تقویت نہیں ملتی بلکہ نقصان پہنچتا ہے(-----)

سونا تلاش کرنے کی محنت کریں

ایک دفعہ ایک اہل قرآن سے میری گفتگو ہوئی مجھے اس نے کہا کہ یہ تو ثابت ہے نا آپ مانتے ہیں کہ غلط حدیثوں کی ایک بڑی تعداد تھی جو راہ پا گئی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب ہو گئی تو جب کھوٹ مل گیا تو ہم اس کو رد کرتے ہیں، میں نے کہا تم یہ جانتے ہو کہ سونا کس طرح تلاش کیا جاتا ہے۔ بعض دریاؤں کے کنارے پر ریت کے انبار میں چند ذرے سونے کے ہوتے ہیں اور سارا دن وہاں عورتیں اور بچے بے چارے بیٹھ کر سردی میں اور گرمی میں محنت کرتے ہیں۔ ان چند ذروں کی تلاش میں ڈھیروں ریت کے ذروں کو نکال کر رد کر کے الگ پھینکنا پڑتا ہے۔ تو کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کلام اس سونے سے بھی کم قیمت ہے کچھ حیا کرو، کچھ غور کرو، کچھ فکر کرو۔ یہ ایسا پاکیزہ ایسا عجیب کلام ہے جس کی کوئی نظیر پہلے تو پیدا نہیں ہوئی لیکن آئندہ بھی کبھی پیدا نہیں ہوگی۔ اور اگر تم نے ہاتھ سے یہ دولت کھو دی تو پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گی۔ اس لئے تقویٰ اختیار کرو ایسے اصول معلوم کرو جیسے سائنس دانوں نے سونے کی پہچان کے اصول بنا رکھے ہیں۔ ان اصولوں کا اطلاق ہو تو پتہ لگ جائے گا کہ سونا کونسا ہے اور ریت کے ذرے کون سے ہیں۔ ہمارا تو یہی مسلک ہے۔ پس اس پہلو سے وہ حدیثیں جن میں ایسا ذکر ملتا ہے کہ ایک چھوٹی سی بات کی اور ساری عمر کی کمزوریاں غائب اور ہر قسم کے گناہ دھل گئے، تو پھر اگر ان کو اسی طرح مانا جائے ان کی ظاہری شکل میں تو پھر رمضان کی کیا ضرورت ہے۔ یعنی رمضان میں سے رمضان کا ہوتا ہوا گذرنے کی کیا ضرورت ہے۔ رمضان میں سے غیر کی طرح بھی گزر سکتے ہیں کسی روزے دار کو دودھ پلا دیا اور سارے رمضان کی نیکیاں ہاتھ آ گئیں۔ پس ان حدیثوں پر غور کی ضرورت ہے اور میرے نزدیک اگر وہ قابل قبول ہیں یعنی اگر وہ سچی ہیں تو لازماً قابل قبول ہیں اور اگر قابل قبول ہیں تو ان کے اندر کوئی حکمت کی بات تلاش کرنی ہوگی۔

ایک نیکی دیگر نیکیوں کا پیش خیمہ ہوتی ہے

بعض دفعہ ایک غریب انسان کی احتیاج یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ اس کے ساتھ نیکی کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند آتا ہے اور خاص طور پر اگر ایک نیک انسان خدا کی خاطر روزہ دار ہو اور اتنا غریب ہو کہ روزہ کھولنے کے لئے کچھ بھی اس کو توفیق نہ ہو۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ دودھ میں پانی ملا کر ہی پلا دو۔ یعنی وہ اتنا غریب ہے بے چارہ کہ یہ بھی توفیق نہیں کہ لمبی کچی لسی ہی پی لے تو اس وقت یہ ممکن ہے یہ عقل کے خلاف بات نہیں رہتی۔ اس وقت ہو سکتا ہے دو طرح سے اس کا اثر ہو ایک تو یہ کہ خدا کے ایسے پاک بندے ایک غریب بندے کی احتیاج پوری کرنے کی جو نیکی ہے وہ اللہ تعالیٰ کو بطور خاص پسند آتی ہے اور گناہ اس طرح نہیں بخشے جاتے کہ اچانک بخشے گئے۔ اس طرح بخشے جاتے ہیں کہ ایسی نیکیاں کرنے والے کو نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ اس کا دل نیکیوں میں لگ جاتا ہے، اس کی زندگی کی راہیں بدل جاتی ہیں، اس میں ایک روحانی انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔ وہ قومیں جو عبادت پر قائم ہوں اور اس کے مزاج سے عاری ہوں، اس کے عرفان سے خالی ہوں، ان کی زندگی ویران رہتی ہے۔

پس بظاہر ایک چھوٹی سی نیکی ہے مگر اس کے ساتھ جو فوائد وابستہ کر کے بتائے گئے ہیں۔ وہ فوائد بعد میں آنے والے ایک فوائد کا سلسلہ ہیں جو حکمت پر مبنی ہے اور ایک نیکی سے دوسری نیکی پھوٹتی چلی جاتی ہے۔ دوسرا پہلو اس میں یہ ہے کہ اس غریب کی دعا غیر معمولی طاقت رکھتی ہے، پہنچنے والی دعا ہے۔ ایک ضرورت مند کی آپ ضرورت پوری کریں، ایک غریب اور بھوکے کو کھانا کھلائیں اس کے دل سے جو دعا نکلے گی اس کی بات ہی اور ہے اس کی چھلانگ اور پہنچ ہی اور ہے اور اپنے امیر دوستوں کی دعوت کر دیں اور کھا کر وہ (اللہ تم کو جزاء دے) کہہ کے واپس چلے جائیں اس (اللہ تم کو جزاء دے) کو اس دعا سے کیا نسبت ہے؟ یہ (اللہ تم کو جزاء دے) تو "تھینک یو" بھی ہے۔ ہر قسم کے شکریہ بہت بہت۔ بہت مزہ آیا اس میں کوئی بھی حقیقت نہیں۔ مسلمانوں میں یہ دعا بن جاتی ہے لیکن پھیکی پھیکی دعا جو بھرے ہوئے پیٹ سے نکل رہی ہو کہاں وہ دعا۔ کہاں ایک بھوکے کی احتیاج دور ہونے پر اس کی دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی دعا۔ تو رمضان میں اس قسم کی نیکیوں کی بھی تلاش کریں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ایسی حدیثوں کو اگر قبول کرنا ہے تو صرف اس شرط پر قابل قبول ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی شان کے مطابق ان کے معنے تلاش کریں اور قرآن کی عظمت کے مطابق ان کے معنے تلاش کریں پھر ان کو قبول کریں۔ پھر ان کو اس وہم میں رد کرنے کا ہمیں کوئی حق نہیں کہ شاید یہ آنحضور ﷺ کا کلام نہ ہو۔

پس اس پہلو سے ایک اور نیکی جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ غریب کی ہمدردی ہے۔ روزہ کھلوانا ایک سمبل (Symbol) علامت ہے اس وقت۔ رمضان کے دنوں میں یہ نیکی ایک سمبل (Symbol) بن جاتی ہے اور یہ سمبل (Symbol) اپنی ذات میں یہاں تک محدود نہیں رہتا اس کا تعلق احتیاج پوری کرنے سے ہے، دکھ درد دور کرنے سے ہے اور کوئی شخص اگر کسی نیک روزے دار کا دکھ دور کرے تو وہ چاہے روزہ کھلوا کر ہو یا اور طریقے سے ہو، وہ ضرور اللہ کے ہاں خاص مرتبہ رکھے گا اور ایسا نیکی کرنے والا خاص جزا پائے گا۔ لیکن اس کے علاوہ بھی انسانوں سے ہمدردی رمضان کا حصہ ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ بہت سخی تھے۔ بے حد خرچ کرنے والے تھے مگر رمضان میں تو یوں لگتا تھا ہوائیں آندھی بن گئی ہیں۔ اس قدر تیزی پیدا ہو جاتی تھی آپ کے خرچ میں اور وہ صرف روزہ کھلوانے کی حد تک محدود نہیں تھا بلکہ روزہ کھلوانے کے متعلق مجھے تو کوئی ایسی روایت معلوم نہیں کہ خالصتاً صرف روزہ کھلوایا کرتے ہوں۔ وہ بھی ایک خیرات کا حصہ تھا اور ہوتا ہو گا لیکن زیادہ تر غریبوں کی تلاش میں ان کی کھوج لگا کر ان پر خرچ کرنا اور کثرت کے ساتھ ان کی ضرورتوں کو پورا کرنا یہ وہ نیکی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی سے ثابت ہے۔ آپؐ کی سنت سے ثابت ہے۔ پس اس حدیث کا یہ ترجمہ کر لینا کہ چاہے لوگ بھوکے مر رہے ہوں کسی طرح کی ضرورتوں میں مصیبت زدہ پھنسے بیٹھے ہوں اس طرف توجہ نہ کرو صرف انتظار کرو جب سورج ڈوبے تو کسی کا روزہ کھلوا دو۔ اگر یہ ترجمہ کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی اس کو جھٹلا رہی ہے۔ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس صادق القول کا فعل آپؐ کے قول کو جھٹلا رہا ہو کیونکہ آپؐ کے صادق القول ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو کہتے تھے سو فیصدی اس پر عمل بھی کرتے تھے تو آپؐ کی سنت کے نقشے سے آپؐ کے کسی قول کا ٹکرانا ممکن ہی نہیں ہے۔ آپؐ کے متعلق تو ہم یہی دیکھتے ہیں کہ رمضان مبارک میں بڑی شدت اور تیزی کے ساتھ ہر نیکی میں آگے بڑھتے تھے اور خصوصیت کے ساتھ غریب کی ہمدردی میں اور صدقہ خیرات میں تو آپؐ کی کوئی مثال نظر نہیں آتی۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا صحابہؓ کے پاس لفظ ختم ہو جاتے تھے بیان کرتے ہوئے۔ کہتے بس یہ سمجھ لو کہ ہوائیں جھکڑ میں تبدیل ہو گئیں۔ پس اس پہلو سے اس حدیث کے مضمون کو بھی پیش نظر رکھیں۔ ان کو بھی تلاش کریں جو منہ سے مانگتے نہیں ہیں لیکن جن کی ضرورت انتہا کو پہنچی ہوتی ہے۔ لیکن محض روزہ کھلنے کے وقت ان پر نظر نہ کریں۔ غریبوں نے روزہ رکھنا بھی تو ہوتا ہے اور بھی تو ضرورتیں پوری کرنی ہیں ان کے بچے بھی تو بھوکے ہوتے ہیں جو روزہ کی عمر میں پہنچے ہی نہیں ہوتے۔ پس صدقہ و خیرات میں کثرت سے آگے بڑھیں اور

جس حد تک کسی کی توفیق ہے وہ اگر خود کسی غریب تک پہنچ سکتا ہے تو پہنچے ورنہ جماعت کی وساطت سے صدقہ وخیرات میں زیادہ سے زیادہ آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔

عبادتوں کی معراج

جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا رمضان مبارک ایک قسم کی عبادتوں کا معراج بن جاتا ہے۔ اس مضمون کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یوں بیان فرمایا:۔ (------) ہر چیز کا ایک رستہ اور ایک دروازہ ہوا کرتا ہے اور عبادت کا دروازہ رمضان ہے۔ اگر رمضان میں تم عبادتوں میں داخل نہ ہوئے تو پھر کبھی نہیں ہو گے۔ اپنی عبادتوں کو ہدایت سے خالی اور ویران نہ بننے دیں بلکہ ہدایت سے پر کریں پھر ان سے وہ نور نکلے گا جو آپ کے ماحول کو روشن کرے گا۔ اس کے بہت سے معانی ہو سکتے ہیں لیکن ایک معنی جو عام فہم اور روزمرہ ہمارے مشاہدے میں ہے وہ یہ ہے کہ جس کو رمضان میں عبادت کی توفیق نہ ملے اسے سارا سال عبادت کی توفیق نہیں ملتی۔ پس یہ وقت ہے عبادت کرنے کا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ زمین کے دروازے تو بند رکھو اور اس رستے پر داخل ہو جاؤ جس کے آگے پھر آسمان کے دروازے لگے ہوئے ہیں۔ وہ بند ہوں یا کھلے ہوں پھر تمہیں اس سے کیا۔ پہلے اپنی زمین کے دروازے تو کھولو۔ پس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے پھر دروازوں کے حوالے سے ایک بات کی ہے اس کے مفہوم کو سمجھو اور پہلی بات کے ساتھ اس کا تعلق جوڑو۔ دروازے تو کھلتے ہیں، کن کے لئے؟ رمضان میں جن کے اپنے دروازے عبادت کے لئے کھل جاتے ہیں اور رمضان ان کے لئے کھلا دروازہ بنتا ہے۔ اب رمضان کو دروازہ کہنے میں یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ کیوں رمضان میں بعض لوگ محروم ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ دروازہ کھلتا بھی ہے اور بند بھی ہو جاتا ہے۔ اس کو رستہ تو نہیں فرمایا دروازہ فرمایا ہے۔ فرمایا ہے عبادت کا دروازہ مگر جس پر کھلے گا وہی توفیق پائے گا۔ اگر بند دروازے سے کوئی ٹکرا کر یا اسے کھٹکھٹا کر واپس چلا گیا تو اس سے کیا فائدہ۔

پس رمضان میں اپنی عبادت کی طرف توجہ کریں اور اپنے بچوں کی عبادت کی طرف، اپنے ہمسایوں کی عبادت کی طرف، اپنے گردوپیش میں عبادت کے مضمون کو بیان کریں اور عبادت ایک ایسی چیز ہے جس میں داخل ہو کر واپسی کی گنجائش نہیں ہے۔ اگر عبادت میں ایک دفعہ آپ داخل ہو کر پھر باہر نکلنے کی کوشش کریں گے تو ساری عبادتیں رائیگاں جائیں گی بلکہ بعض اوقات پہلے سے بھی بدتر مقام تک پہنچ جائیں گے۔ عبادت کو پکڑ رہنا، عبادت پر صبر کرنا لازم ہے اور اس پہلو سے ایک بہترین موقع ہے دنیا کی تربیت کا۔ دنیا بھر میں جماعتوں کو بڑے مسائل میں سے ایک یہ مسئلہ درپیش ہے کہ بعض نوجوان جو نئی نسلوں کے پیدا ہونے والے ہیں، نئی نسلوں کے تربیت پانے والے ہیں ماحول کی کثافت اور گندگی سے متاثر ہو گئے ہیں، وہ عبادتیں چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اور اس ضمن میں صرف نوجوانوں کی بحث نہیں، بعض خواتین مجھے خط لکھ کر سب سے زیادہ درد یہ پیش کرتی ہیں کہ ہمارا خاوند ویسے ٹھیک ہے، سب کچھ ہے، ہمیں کوئی شکوہ نہیں مگر نماز نہیں پڑھتا تو اللہ تعالیٰ ان بدنصیبوں کے نصیب جگا دے ان کے مقدر روشن فرمائے۔ یہ عبادت تو ایک ایسی چیز ہے جس کے بغیر زندگی نہیں ہے۔ یہ تو روزمرّہ کا سانس ہے، روزمرّہ کا پانی ہے، اگر عبادت نصیب نہیں تو روحانی زندگی کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔ پھر خواہ دنیا کے لحاظ سے اچھا ہو، کیسا ہی ہو، دنیا میں (دین حق) سے باہر بھی تو اچھے اچھے لوگ نظر آتے ہیں۔ ہر مذہب نہیں بلکہ لامذہب لوگوں میں بھی بعض جگہ (-----) لامذہب لوگوں میں زیادہ شرافت نظر آتی ہے۔ (------) مگر اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ صرف اتنا ہے کہ ایسے لوگوں سے لوگوں کو شر نہیں پہنچتا وہ (دین) کا ایک پہلو اپنے اندر رکھتے ہیں لیکن خود امن میں نہیں آتے۔ خود امن میں آنا تو (دین) کے دوسرے پہلو سے تعلق رکھتا ہے۔ (-----) کہ جو اللہ کے لئے صاف اور ستھرا ہو کر اس کے حضور سر جھکا دے تو اچھے لگتے ہیں یہ لوگ۔ دنیا کو ان سے کوئی شر نہیں پہنچتا لیکن بدنصیب ہیں کہ خود اس فیض سے محروم ہیں جو (دین) کے اعلیٰ معنے میں داخل ہے جن کا تعلق اللہ سے ہے اور اللہ کے حضور سر تسلیم خم کرنے سے ہے، اس کے سپرد ہو جانے سے ہے۔ اس پہلو سے عبادت کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے۔ پس رمضان مبارک میں اپنی، اپنے گھر والوں کی، اپنے ماحول کی جہاں جہاں تک آپ کی رسائی ہو، اس پہلو سے تربیت کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عبادتوں پر قائم فرمائے اور عبادتوں کا ذوق عطا فرمائے اور اس مہینے میں ایسی عادت پڑ جائے کہ پھر چھٹے نہیں۔

دیکھو بد لوگوں کو تو بعض دفعہ چند دن کی بدی سے عادت پڑ جاتی ہے۔ یہ جب ڈرگز (Drugs) کے متعلق ایک پروگرام آ رہا تھا جس میں سکول کے بچوں سے پوچھا جا رہا تھا کہ بتاؤ تم پر کیا گذری، تمہیں آخر کیا سوجھی کہ جانتے بوجھتے ہوئے اس کی بدیوں کو پہچانتے ہوئے تم نے ڈرگ اختیار کر لی اس کے عادی بن گئے تو اکثر بچوں نے جواب دیا وہ یہ تھا کہ ہمیں نہیں پتہ تھا کہ ایک دفعہ استعمال کرنے سے ہی عادت پڑ جائے گی۔ ہمارے دوستوں نے جو بڑے تھے جو یہ کیا کرتے تھے ہمیں کہا پہلے چکھ کے تو دیکھو ذرا تھوڑی سی ہے کیا فرق پڑتا ہے اور دیکھا دیکھی اس عجوبے کے طور پر کہ دیکھیں کیا چیز ہے ایک دفعہ جب استعمال کی تو جب وہ اثر ختم ہوا تو دل میں ایک کرید سی لگ گئی کہ اور بھی دیکھیں کیا ہے اور پھر وہ چلتے چلتے ایسی بھوک بن گئی کہ جس سے انسان تلملانے لگتا ہے، اور جب تک اس بھوک کا پیٹ نہ بھرے اس وقت تک اس کو چین نصیب نہیں ہوتا تو بدیوں میں بھی تو لوگ چند دن میں عادت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

عبادت سے لطف اٹھائیں

نیکی کو اگر اس طرح آپ اختیار کریں کہ اس کا لطف حاصل کرنے لگیں پھر آپ کو ضرور عادت پڑے گی۔ پس عادت ڈالنی ہے تو اس کا دوسرا قدم بھی اٹھائیں اور عبادت سے لطف اندوز ہونے کی کوشش کریں اور لوگوں کو طریقے سمجھائیں کہ کس طرح عبادت میں لطف اٹھایا جاتا ہے۔ ایک دفعہ جب میں نے عبادات کے مضمون پر سلسلہ شروع کیا تھا تو ایک خاتون نے مجھے لکھا کہ میرے بچے کو یہ سن سن کر پوری بات سمجھ آتی بھی نہیں تھی لیکن نماز کی عادت پڑ گئی۔ چھوٹا سا معصوم بچہ اور ضرور میرے ساتھ کھڑا ہو جاتا تھا اور سجدے کرتا تھا، ایک دفعہ وہ سجدے میں کچھ بول رہا تھا میں نے کہا کیا ہے۔ کہتا تم سے نہیں بات کر رہا، اللہ میاں سے بات کر رہا ہوں۔ اب دیکھیں اس کو اس میں بھی لطف آتا تھا تو کیوں آپ عقل والے ہو کر، بڑے ہو کر، عبادت اس طرح ادا نہیں کرتے کہ اس سے لطف آنا شروع ہو جائے اور یہ لطف بھی اللہ سے مانگنا ہو گا۔ پس اس مہینے عبادت پر قائم ہوں اگر پہلے آپ کو لطف نہیں آتا اور صرف عادت ہے تو دعا مانگیں اور کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عبادت کا لطف عطا کرے۔ پھر اپنے گھر والوں کے لئے یہ کوشش کریں اور ان کے لئے بھی یہ دعا کریں کہ اے اللہ رمضان کے چند دن ہیں گذر جائیں گے بعد میں ہم کہاں ٹکریں مارتے پھریں گے۔ وہ نیکیاں جو اب قریب آ گئی ہیں، جنت قریب آنے کا یہ بھی تو مطلب ہے کہ نیکیاں آسان ہو گئی ہیں پہنچ گئی ہیں ہاتھ بڑھاؤ تو نیکی ہاتھ آ سکتی ہے ایسے وقت میں ہمیں نیکیاں عطا کر دے اور ایسی عطا کر کہ پھر آ کر جانے کا نام نہ لیں ایک دفعہ آئے تو ہماری ہو کر رہ جائے۔ اس پہلو سے نمازوں کو قائم کریں اور نمازوں کے لطف اٹھائیں اور اٹھانے کی کوشش کریں اور اپنے ماحول میں نماز کو قائم کریں کیونکہ سب سے زیادہ نحوست کسی قوم پر عبادت سے دُوری ہے۔ مذہبی قوم کہلاتی ہو اور عبادت سے عاری ہو جائے تو کچھ بھی اس کا باقی نہیں رہتا اور وہ قومیں جو عبادت پر قائم ہوں اور اس کے مزاج سے عاری ہوں اس کے عرفان سے خالی ہوں ان کی زندگی بھی ویران رہتی ہے ان کو کچھ نصیب نہیں ہوتا۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو میں جس عبادت کی طرف بلا رہا ہوں وہ وہ ہے (------) جس سے سینے ہی آباد نہیں ہوتے بلکہ اس کے گردوپیش روشن ہو جاتے ہیں وہ ایسے لوگ بن جاتے ہیں جن کے متعلق قرآن فرماتا ہے (-------) کہ ان کا نور ان کے سینوں سے باہر آ کر ان کے آگے آگے چلتا ہے اور دوسروں کے لئے بھی ہدایت کا موجب بنتا ہے۔ پس وہ تو سچی اور گہری عبادت سے حاصل ہو سکتا ہے ورنہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس زمانے ہی کے ذکر میں فرمایا کہ (-) ایسی مساجد بھی ہوں گی اس زمانے میں، جو بھری ہوئی ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی اور ویران۔ پس اپنی عبادتوں کو ہدایت سے خالی اور ویران نہ بننے دیں بلکہ ہدایت سے پر کریں پھر ان سے وہ نور نکلے گا جو آپ کے ماحول کو روشن کرے گا، آپ کے گردوپیش کو روشن کرے گا، آپ کو ترقی کے نئے رستے دکھائے گا۔ آپ کے آگے آگے چلے گا اور اس کے فیض سے پھر آپ دنیا کو بھی حقیقی عبادت کا ذوق عطا کرنے کی اہلیت حاصل کر لیں گے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"جب رمضان سلامتی سے گذر جائے تو سمجھو کہ سارا سال سلامت ہے۔"

(دار قطنی بحوالہ جامع الصغیر)

اب رمضان کے سلامتی سے گذر جانے کا مطلب یہ ہے کہ جو رخ رمضان نے اختیار کر لیا وہ قائم ہو گیا اور دائمی ہو گیا۔ جس طرح ایک بندوق کی نالی سے گولی نکلتی ہے تو جس طرف نالی کا رخ ہے پھر جب تک دوسرے عوامل اس کا رخ موڑ نہیں دیتے وہ اسی طرف چلتی رہتی ہے۔ اگر ہوا نہ ہو، کشش ثقل حائل نہ ہو، دوسری اور ایسی باتیں جو کسی حرکت کرنے والے کی حرکت میں حائل ہو جاتی ہیں وہ درپیش نہ ہوں تو ہمیشہ ہمیش کے لئے اسی رخ پر وہ گولی چلتی رہے گی تو رمضان کا سلامتی سے گذر جانے کا مطلب ہے، ایک مہینہ تیس دن کی عبادتوں کی عادت، نیکی کی عادت اتنی پختہ ہو چکی ہو کہ رمضان سے نکل کر بھی قبلہ وہی رہے جس قبلے کی طرف تم رمضان میں رواں تھے وہ رخ نہ بدلے۔ اور سارا سال سلامتی سے گذر گیا کا یہ مطلب ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان سے پیچھا چھڑاتے ہی ہر نیکی سے چھٹی کر جاؤ اور کہو چلو جی اب سال گذر گیا۔ سال گذرنے میں نصیحت یہ ہے کہ سلامتی میں کہتا ہی اس کو ہوں جس کے نتیجے میں سال بھر کو سلامتی نصیب ہو۔ مہینے کی سلامتی نہیں، ایک مہینہ سارے سال کی ضمانت لے کر آئے وہ رمضان ہے

جس کو کہا جاسکتا ہے کہ سلامتی سے گذر گیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اور یہ بخاری کتاب الصوم سے حدیث لی گئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا:۔ جو روزہ دار جھوٹی بات اور غلط کام نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے پینے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے چھوڑے نہ چھوڑے' جو مرضی کرتا پھرے۔ اللہ تعالیٰ کو اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ اس نے میری خاطر کھانا چھوڑ دیا اور پانی پینا بند کر دیا۔ جو چھوڑنے والی باتیں ہیں وہ یہ ہیں حقیقت میں اور جو چھڑائی جا رہی ہیں وہ تو جائز باتیں ہیں وہ تو عارضی طور پر بدباتوں کو چھڑانے کے لئے آپ کو ایک ورزش گروائی جا رہی ہے۔ تو عجیب بات ہے کہ لوگ وہ باتیں جو حلال ہیں اور جائز ہیں وہ تو چھوڑ دیتے ہیں روزوں میں اور جو حرام ہیں وہ نہیں چھوڑتے۔ اور بڑی بھاڑی تعداد ایسے بے وقوفوں کی ہے اور اگر آپ اپنے آپ کا جائزہ لیں تو اس بے وقوفی میں کسی نہ کسی حد تک تقریباً ہر انسان ہی مبتلا رہتا ہے۔ بڑے گناہ نہیں چھوٹے گناہ کرتا رہتا ہے لغویات میں مصروف رہتا ہے۔

پس روزے رکھنے میں جو جائز چیزوں کو چھوڑنا ہے اس میں یہ سبق ہے کہ جائز چھوڑ رہے ہو خدا کا خوف کرو ناجائز کی جرأت کیسے کرو گے اللہ کی خاطر تم کہتے ہو کہ ہمیں ایسا پیار ہے خدا سے اس کی خاطر حلال چیزیں چھوڑنے پر آمادہ بیٹھے ہیں اور حرام نہیں چھوڑ سکتے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے اس کے روزے میں کوئی دلچسپی نہیں۔ کوئی اس کو فائدہ نہیں ہوگا۔ پس خصوصیت سے جھوٹی بات سے پرہیز یہ ایک بہت ہی اہم اور عظیم نصیحت ہے اگر وہ لوگ جن کو جھوٹ کی عادت ہے اور بسا اوقات وہ جھوٹ بولتے ہیں ان کو پتہ بھی نہیں لگ رہا ہوتا کہ جھوٹ بول رہے ہیں لیکن کبھی کبھی یاد بھی آجاتا ہے کہ ہاں ہم جھوٹے ہیں اگر خود وہ سوچیں تو پھر ان کو جھوٹ دور کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔ مصیبت یہ ہے کہ جب کوئی دوسرا کہے تو نہ صرف یہ کہ مانتے نہیں بلکہ غصہ کرتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم جھوٹ نہیں بولتے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔

سب سے مہلک بیماری جھوٹ ہے

ایک دفعہ ہمارے ہاسٹل میں ایک لڑکا ہوا کرتا تھا وہ جھوٹا مشہور تھا اور اس سے میں نے بات کی تو کہتا ہے کہ "خدا دی قسم اے میں تے کدی وی جھوٹ نہیں بولیا" کہ لوجی' "لوجی" بھی بہت کہنے کی عادت تھی کہ لو یہ کیا بات ہوئی۔ میں اللہ کی قسم کھا کے کہتا ہوں میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور وہ جھوٹ بول رہا تھا کیونکہ ہر وقت جھوٹ بولتا تھا تو بعض لوگوں کو پتہ نہیں لگتا۔ لیکن سب سے مہلک بیماری جھوٹ ہے ہر نیکی کو کھا جاتی ہے یہ وہ تیزاب ہے جس سے سونا بھی پگھل جاتا ہے۔ "ایکوا ریجا" اس تیزاب کو کہتے ہیں جس سے سونا بھی نہیں بچتا تو یہ تو ہر نیکی کو کھانے والا تیزاب ہے اس سے بچنے کی کوشش کریں اور اپنے گھروں کو خصوصیت سے سچائی کی آماجگاہ بنائیں۔ اپنی بیویوں پر اپنے بچوں پر نظر رکھیں اور اگر آپ جھوٹے ہیں تو بیوی کو چاہئے کہ وہ آپ پر نظر رکھے۔ بچے میری آواز سن رہے ہیں اور مجھے پتہ ہے کہ آج کل احمدی بچوں کو بہت زیادہ شوق ہے اپنے بڑوں کی تربیت کرنے کا۔ وہ جو بات سن لیتے ہیں معصومیت سے اسے پلے باندھ لیتے ہیں اور پھر بڑے کو کرتے دیکھتے ہیں کہتے ہیں دیکھو دیکھو ہم لکھ دیں گے حضرت صاحب کو کہ تم یہ کیا کر رہے ہو اور کئی ماں باپ مجھے لکھتے ہیں کہ ہمیں بڑا لطف آیا بات سن کر۔ ان کی نصیحتیں ان کو پیاری بھی لگتی ہیں اور ان کے دل پر اثر بھی کرتی ہیں۔ اگر محلے والا کوئی آکے کہتا تو شاید اس پر مرنے مارنے پر یا لڑنے پر آمادہ ہو جاتے۔

پس بچوں کو میں کہہ رہا ہوں جو میرے مخاطب ہیں میرے سامنے ٹیلی ویژن پر بیٹھے ہوں گے وہ تیار ہو جائیں مربی بننے کے لئے' مگر گستاخی نہ کریں' ماں باپ آپ کے بڑے ہیں۔ ان سے تن کر نہ بولنا۔ ادب اور پیار سے ان کو سمجھائیں تو (اللہ نے چاہا تو) آپ کی باتوں کا نیک اثر پڑے گا۔ یہ جو آپ نے محاورہ سن رکھا ہے کہ پھول کی پتی سے ہیرے کا جگر کٹ سکتا ہے تو اے احمدی بچو تم وہ پھول کی پتیاں ہو جن سے سخت جگر بھی کٹ سکتے ہیں۔ اگر پیار سے اللہ کی خاطر' ہمدردی سے' اپنے بڑوں کو نصیحت کرو گے تو دیکھنا (اللہ نے چاہا تو) ان کے دل پر اس کا کیسا گہرا اثر پڑے گا۔ تو تم بھی نگران ہو جاؤ اور اپنے گھروں میں جھوٹ کو داخل ہونے کی اجازت نہ دو اور جو داخل ہوئے ہیں ان کو دھکے دے دے کر باہر نکال دو۔

وہ جماعت جو جھوٹ سے پاک ہو جائے اور اس زمانے میں جب کہ جھوٹ نے ساری انسانی زندگی پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اس کی بقا کی آسمان ضمانت دے گا خدا ضمانت دے گا۔ کوئی دنیا کی طاقت آپ کا بال بیکا نہیں کر سکے گی اگر آپ سچے ہو جائیں۔ عقائد میں سچے ہیں' اعمال میں سچا ہونے کی کوشش کر رہے ہیں مگر روزمرہ کی زندگی میں جھوٹ کے زہر سے اپنے اعمال کو روز بروز ضائع کرتے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ تیزاب ہے جو نیکیاں کھاتا جاتا ہے

اور پھر اس کے نتیجے میں ہمارے معاشرے میں بہت سخت تکلیفیں پھیلتی ہیں۔ جھوٹ کے نتیجے میں کئی طلاقیں ہوتی ہیں۔ کئی گھر جہنم بنے رہتے ہیں اور روزمرہ کی جھوٹ کی عادت سے انسان اپنے باہر کے نقصان بھی کراتا ہے۔ تجارتوں میں بے برکتی پڑ جاتی ہے۔ جو شراکتیں ہیں وہ ناکام ہو کر ٹوٹ جاتی ہیں اور تلخیاں پیچھے چھوڑ جاتی ہیں۔ یہ تو بہت ہی خبیث چیز ہے۔ اس لئے اس رمضان میں جھوٹ کے خلاف بھی جہاد کریں اور جھوٹ کے خلاف جہاد میں بڑی کثرت کے ساتھ دعائیں کریں۔ چھوٹے بڑے سب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جھوٹ کی لعنت سے نجات بخشے۔

اور میں جو بار بار کہہ رہا ہوں اس کی وجہ ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض احمدی نیکیاں اختیار کرنے کے باوجود جھوٹ کو اس شدت سے نہیں چھوڑ رہے جیسا کہ ایک سخت نفرت کے رویے سے جھوٹ کو ترک کر باہر پھینک دینا چاہئے اس طرح دلوں سے اکھیڑ کر باہر نہیں پھینکا ہوا۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب ان کو ضرورت پیش آتی ہے تو جھوٹ بول جاتے ہیں۔ یعنی روزمرہ نہیں بول رہے ہوتے اگر گواہی دینی ہے کہیں' کہیں اپنے مقصد کی بات ہو' کہیں کسی جرم سے' کسی سزا سے بچنا ہو' کہیں اسائلم ڈھونڈنا ہو' کہیں اور اس قسم کے معاملات ہوں جہاں روزمرہ ان کی زندگی کو فائدہ ہوگا تو پہلا خیال ہی ان کے دماغ میں جھوٹ کا آتا ہے کہ کس طرح جھوٹ بولیں کہ ہم اس مصیبت سے بچ جائیں اور فلاں فائدہ حاصل کر لیں۔ ایک انشورنس ہے اس کا ناجائز استعمال ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں حکومت کچھ دلوا رہی ہے اور آپ اپنا کام کر رہے ہیں۔ اگر کر رہے ہیں تو پھر پکڑے جانے پر اس کے عواقب کے لئے بھی تیار رہیں۔ کیوں آپ کرتے ہیں؟ اگر تو اس یقین کے ساتھ کرتے ہیں کہ اگر ہم پکڑے گئے تو ہم مانیں گے اور اس سے بڑی بدی میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ اگر ایسا یقین ہو تو اکثر آپ میں سے کام ہی چھوڑ کے بھاگ جائیں۔ لیکن جو کرتے ہیں اکثر ان کے دل میں اسی قسم کے چور چھپے ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں اگر پکڑے گئے تو ہم نے یہ کہنا ہے ہم تو یوں کر رہے تھے اور یہ بات ہو رہی تھی یا غلط اطلاع دی گئی ہے جھوٹ ہے' جھوٹے الزام ہیں۔ پس ہر انسان کے جسم کے اندر اس کے دل میں اس کے رگ وپے میں جھوٹ کے چور چھپے ہوئے ہیں اور حقیقت میں اگر وہ غور کرے تو خدا سے بڑھ کر ان کی عبادت کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب سخت مصیبت کا وقت آتا ہے تو بعض مشرک بھی میری طرف دوڑتے ہیں اور مجھ سے مدد مانگتے ہیں۔ جب سمندر میں ہواؤں کے مزاج بدل جائیں اور لہریں کشتی کو اس طرح تھپیڑے دینے لگیں کہ کسی وقت بھی وہ غرق ہو سکتی ہو اس وقت مشرک بھی خدا کو پکارنے لگتا ہے۔ اس موحد کا کیا حال ہوگا جب وہ زندگی میں ادنیٰ سی مشکلات کا سامنا کر رہا ہو' جب اس کی کشتی کو معمولی ہچکولے لگ رہے ہوں اور وہ خدا کی طرف دماغ لے جانے کی بجائے کسی جھوٹ کی طرف مائل ہو رہا ہو تو اس جھوٹ کو خدا بنانے کے مترادف بات ہے اور بہت ہی مکروہ بات ہے۔ ساری عمر کی توحید کو یہ جھوٹ کھا جاتا ہے اور باطل کر دیتا ہے۔

پس جھوٹ سے بچنے کی پہچان یہ ہے کہ اپنے اعمال پر غور کریں اور یہ فیصلہ کرتے رہیں بار بار کہ اس عمل کے نتیجے میں اگر میں کبھی ایسے مقام پر پہنچوں جہاں مجھے کوئی خطرہ درپیش ہو تو آیا میں جھوٹ کا سہارا لئے بغیر سزا کو خوشی سے قبول کرتے ہوئے اپنی توحید کا سچے دل سے اقرار کر سکتا ہوں کہ نہیں۔ توحید کے ساتھ وفا دکھا سکتا ہوں کہ نہیں۔ اگر نہیں تو پھر اس کی زندگی میں خطرے کا الارم بج رہا ہے۔ ہر وقت وہ ان خطرات کا سامنا کر رہا ہے جو مشرک کو درپیش ہوتے ہیں۔

اس لئے جب کامل یقین اور سچائی کے ساتھ آپ اپنے نفس کا معائنہ کرتے ہیں اور پھر جھوٹ کو کرید کرید کر باہر نکال پھینکتے ہیں تو پھر توحید آپ کے دل میں جاگزیں ہوتی ہے اور پھر کسی جھوٹ کی ضرورت نہیں رہتی۔ پھر خدا آپ پر اس طرح جلوہ گر ہوتا ہے اور اس طرح آپ کی حفاظت میں اور آپ کی پناہ میں کھڑا ہو جاتا ہے کہ پھر ان باتوں کی ضرورت ہی کوئی نہیں رہتی تب انسان کو پتہ لگتا ہے کہ امن کیا ہے۔ سلام کے کیا سچے معنی ہیں۔ اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دینا کیا ہوتا ہے۔ پس سلامتی سے جس مہینے میں سے گزرنے کا ذکر ہے اس میں یہ بنیادی سلامتی ہے۔ توحید حاصل کر لیں اور اللہ کی پناہ میں آجائیں۔ اگر آپ کو یہ نصیب ہو تو یقین کریں کہ آپ کا مہینہ ہی سلامتی سے نہیں گذرا بلکہ سال سلامتی سے گذر گیا ہے اور پھر ایک اور سلامتی کے مہینے میں داخل ہو جائے گا یعنی ساری زندگی آپ کی سلامتی میں گذر گئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل ۱۱۔ مارچ تا ۱۷۔ مارچ ۱۹۹۴ء)

اپنے پہلوں کو آپ یاد رکھیں اور ان کے لئے دعائیں کیا کریں تو اللہ تعالیٰ آئندہ نسلاً بعد نسلٍ آپ کے ذکر کو زندہ رکھے گا اور آپ کے لئے دعائیں کرنے والے پیدا ہوتے رہیں گے۔ پس وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جن کے پہلے بھی دعائیں ہوں جن کے بعد بھی دعائیں ہوں اور وہ خود بھی دعاؤں کے سائے تلے پرورش پا رہے ہوں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

دنیا کے دل جیتنے کے لئے صبر سے قربانیاں دینا ہونگی

ہم یہ اصول جاری رکھیں گے اور لازماً اس کے ثمراتِ حسنہ حاصل کریں گے

بنگلہ دیش میں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا عظیم الشان مظاہرہ

ناصرباغ جرمنی میں ۲۸- مئی ۱۹۹۴ء کو مجلس سوال وجواب میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ناصر باغ جرمنی میں مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۹۴ء کو محفل سوال و جواب منعقد فرمائی۔ حضرت صاحب سوالوں کے جواب انگریزی میں دیتے تھے جس کا جرمن ترجمہ مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب ساتھ ساتھ کر رہے تھے۔

ایک صاحب کے سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا تمام مذاہب کا مقصد خدا تعالیٰ سے انسان کا تعلق قائم کرنا ہے۔ جو لوگ خدا والے بن جاتے ہیں وہ انسانی تعلقات میں بھی آئیڈیل بن جاتے ہیں۔ اس اعتبار سے اگر کوئی مذہب دونوں پہلو یعنی خدا سے تعلق اور خدا کے بندوں سے تعلق کو پورا کرے تب ہی وہ صحیح مذہب کہلاتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اگر آپ اپنے ارد گرد دیکھیں۔ اللہ کی قدرت کا مشاہدہ کریں۔ حسن فطرت کا مطالعہ کریں۔ اللہ کی تخلیق کے نظارے کریں تو ہمیں اس مشاہدے سے کئی خاموش پیغام ملتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم وہ آنکھیں پیدا کریں اور وہ روحانی کان پیدا کریں جو ان پیغامات کو سن اور سمجھ سکیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا تمام بڑے مذاہب نے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ اللہ نے انسان کو اپنی شکل پر پیدا کیا ہے۔ قرآن اور دیگر مذہبی کتب نے ہمیں یہی بتایا ہے۔ کہ انسان کو True Nature پر پیدا کیا گیا ہے۔ وہ صحیح راستے سے الگ نہیں ہونا چاہتا۔ اس کا ضمیر خدا کی آواز ہوتا ہے۔ ضمیر کی آواز ہر مذہب وملت اور قوم میں ایک ہی ہونی چاہئے آپ کا تعلق دنیا کے کسی بھی علاقے سے ہو۔ حضرت صاحب نے فرمایا اللہ کی زبان کو یعنی ضمیر کی آواز کو سننے کے لئے کسی مصنوعی ہال یا چیمبر کی ضرورت نہیں ہوتی کہ آپ وہاں جاکر انتظار میں بیٹھ جائیں کہ کوئی آواز آپ کو آئے۔ یہ تمام باتیں مذہب سے دور ہیں۔ مذہب تو سادہ ہوتا ہے۔ آپ کے پاس تعلیم ہو یا نہ ہو مثال کے طور پر آپ اپنے ضمیر کی آواز کو سنتے ہیں۔ کوئی معاملہ آپ کے سامنے آتا ہے آپ کے اندر سے ایک آواز آتی ہے کہ یہ کام درست ہے یا یہ درست نہیں ہے۔ سچائی ہمیشہ وہ چیز ہوتی ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ اگر آپ خدا والے ہیں تو آپ بھی سچائی سے محبت کریں گے۔ لیکن بعض اوقات جب انسان دوسرے انسان پر ظلم کرتا ہے۔ اس کے حقوق غصب کرتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ خدا کی آواز کو نہیں سنتا۔ حضرت صاحب نے فرمایا بوسنین سے کیا ہو رہا ہے۔ ہم اس معاملے میں خاموش نہیں رہ سکتے کہ خدا کی طرف سے آواز آئے کہ جو ہو رہا ہے وہ درست ہے یا نہیں تمام جرمن بلا استثناء یہ سمجھتے ہیں کہ جو ہو رہا ہے وہ درست نہیں ہے۔ لیکن ایک دوسری آواز ہے جو اللہ کی آواز نہیں وہ سیاسی ڈکٹیشن ہے جو بتاتی ہے کہ کیا کیا جائے۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کس آواز کو آپ قبول کرتے ہیں۔ بد قسمتی سے لوگ شیطان یا تاریکی کی آواز کو سن لیتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا جو خدا کی آواز سنتے ہیں وہ کسی بھی مذہب یا قوم سے ہوں وہ اس قابل ہیں کہ خدا کی آواز کو کسی اور ذریعے سے بھی سن سکیں مثلاً خواب میں' الہام سے یا کسی اور طریقے سے۔ جب انسانیت انسانوں کے دکھ درد کی طرف متوجہ ہوتی ہے تو وہ خدا کی آواز سنتی ہے اور انسانیت خدا کی یہ آواز مسلسل سنتی رہتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کے لئے دینی طریق عبادت ہی ضروری نہیں۔ جس طریق سے بھی آپ چاہیں اللہ کو یاد کریں۔ آپ کا طریق عبادت جو بھی ہو' اللہ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ آپ کو اپنی طرف سے رہنمائی عطا کرے گا۔ اگر آپ کی نیت سچی ہے تو رستہ کی اہمیت نہیں ہے۔ خدا آپ کو خود پالے گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا ساری دنیا میں اور جرمنی میں بھی وہ لوگ جو عیسائیت سے احمدی ہوئے ہیں وہ مجھے بتاتے ہیں کہ کس طرح انہوں نے عیسائی ہوتے ہوئے بھی روحانی تجارب حاصل کئے۔

تقدیر کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا ہے کہ اللہ سے فیصلہ نہ مانگو۔ اللہ سے رحم مانگو۔ اس پر بنیاد رکھتے ہوئے سوال کیا جاتا ہے کہ کیا ہر شخص جو وہ چاہے کر سکتا ہے یا وہ اللہ کی تقدیر کا محتاج اور بے بس ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا دونوں باتیں صحیح ہیں۔ اگر ہم اپنے اعمال میں آزاد نہیں ہیں تو ہم کو سزا یا جزاء کیوں ملے؟ انسان کو ایک وسعت ملی ہوئی ہے۔ وہ اپنے دائرہ میں آزادی سے حرکت کر سکتا ہے۔ لیکن اس کی یہ صلاحیتیں لامحدود نہیں ہیں۔ اس کی آزادی کا ایک دائرہ ہے جس سے باہر وہ ایک انچ بھی نہیں جاسکتا۔ اللہ کی دو قسم کی تقدیریں ساتھ ساتھ چلتی ہیں ایک وہ جن میں وہ آزاد ہے اور ایک وہ جس میں اسے محدود آزادی ملی ہے۔

بنگلہ دیش کے ایک صاحب کے سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا جہاں تک مذہب کا تعلق ہے کوئی شخص مسلم ہو یا نان مسلم ہو اس کا حق ہے کہ وہ کسی بھی حملے کا دفاع کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص کا یہ حق قائم کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی جائیداد یا اپنی زندگی کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے تو وہ شہید ہے۔ آپ بحیثیت بنگلہ دیشی احمدی ہیں یا نہیں آپ کو بطور انسان ایسا کرنے کا حق حاصل ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا لیکن احمدیہ مسلک بنیادی طور پر مختلف ہے۔ یہاں جائیداد کی حفاظت کا سوال نہیں ہے۔ یہ دوسروں کے دل جیتنے کی بات ہے۔ اگر آپ اپنے اس حق کو استعمال کریں گے تو جواباً آپ کی اپنے دشمنوں سے دشمنی بڑھتی جائے گی۔ اور لوگ آپ سے دور ہوتے چلے جائیں گے۔ اگر آپ صبر سے کام لیں تو قرآن کہتا ہے کہ صبر انتقام سے بہتر ہے۔ اس لئے میں دنیا بھر کے احمدیوں کو کہتا رہتا ہوں کہ وہ صبر کریں۔ اگر وہ اپنا دفاع کریں گے تو اللہ کے نزدیک مجرم نہیں ہونگے۔ لیکن ہم نے تو دنیا بھر کے دل جیتنے ہیں ہمیں صبر کے ساتھ قربانیاں دینی ہونگی۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ تجربہ ہمیشہ کامیاب رہا ہے۔ عیسائیت کے ابتدائی دور میں اس تجربے کو زبردست کامیابی حاصل ہوئی۔ انہوں نے لمبا عرصہ نسلاً بعد نسلٍ قربانیاں دیں۔ حتیٰ کہ تمام رومن ایمپائر عیسائی ہو گئی۔ یہ مثال ہمارے لئے ہے۔ ہم لازماً اس پر عمل کریں گے اور اس کے ثمرات حسنہ حاصل کریں گے۔

بنگلہ دیش میں اللہ کی نصرت کا مظاہرہ حضرت صاحب نے فرمایا لیکن یہ نصیحت یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ اس میں بعض استثناء بھی ہیں جیسا کہ ہم نے بنگلہ دیش میں کیا۔ میں نے بنگلہ دیش کے احمدیوں کو کہا کہ وہ ڈھاکہ کے اپنے مرکز واقع ۴ بخشی بازار کے بارے میں اس صبر کا مظاہرہ نہ کریں اگر ایسا صبر یہاں کیا گیا تو مخالف ہمارے تمام مراکز تباہ کرنے پر دلیر ہو جائے گا۔ یہ طرز عمل ہم نے مخالفوں کی اصلاح کے لئے استعمال کیا چنانچہ میں نے اسی سال شروع میں بنگلہ دیش کی جماعت کو پیغام بھیجا کہ چاہے ہزاروں ہزار دشمن آپ پر چڑھ آئیں۔ آپ اپنی بیت الذکر میں موجود رہیں اور چاہے آپ میں سے ہر ایک ہلاک ہو جائے مگر ہتھیار نہ ڈالیں۔ چنانچہ بہنوں نے اپنے بھائیوں کو بھیجا' ماؤں نے اپنے بیٹوں کو بھیجا اور بیویوں نے اپنے خاوندوں کو بھیجا۔ سب کو پتہ تھا کہ وہ مرنے جا رہے ہیں۔ لیکن جب وہ سارے اپنی جان قربان کرنے پر تیار ہو گئے تو آپ جانتے ہیں کہ اللہ نے کیا کیا؟ جب وہ سارے اکٹھے ہو کر حملہ کرنے آئے تو اللہ نے ایک زبردست طوفان Cyclone بھیجا جو اتنا شدید تھا کہ سارے مخالف ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گئے ان کی کامن سینس ہی ختم ہو کر رہ گئی۔ اور گھبراہٹ میں وہ غیر از جماعت لوگوں پر حملے کرنے لگ گئے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے خلاف شدید رد عمل ہوا۔ بنگلہ دیش کا سارا پریس ان کے خلاف ہو گیا اور مخالفوں کی تدبیر ناکام ہو گئی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ جب آپ اپنے مذہبی مراکز کی حفاظت پر کمربستہ ہو جائیں اور اللہ کی خاطر اپنی جان دینے کو تیار ہو جائیں اللہ یہ قربانی نہیں لیتا۔

آپ نے جب توحید کا پیغام دنیا میں پہنچانا ہے تو یاد رکھیں کہ اس راہ میں تکلیفیں دی جائیں گی۔ (------) میں جانتا ہوں کہ اس زمانہ میں توحید کے لئے جتنی جماعت احمدیہ نے قربانیاں دکھائی ہیں دنیا کے پردے پر توحید کے لئے دی جانیوالی ساری قربانیاں ایک طرف کردیں تو اس کے مقابل پر ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس زمانہ میں توحید کے نام پر سوائے جماعت احمدیہ کے کسی کو سزا نہیں دی جارہی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ مکرم عبد الماجد صاحب ابن مکرم لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر محمد عبد الخالق صاحب اسلام آباد کا نکاح بمراہ محترمہ بشریٰ صائمہ ملک صاحبہ بنت مکرم ملک محمد صدیق صاحب آف واہ کینٹ مکرم مولوی محمد اسماعیل منیر صاحب نے ۹۴-۵-۲۷ کو بیت الحمد واہ میں پڑھا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت ہی مبارک فرمائے۔

○ مکرم سعید احمد خاں صاحب ابن مکرم مجید احمد خاں عارف صاحب کا نکاح بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مورخہ ۹۴-۵-۷ کو محترمہ قانتہ ناہید صاحبہ بنت مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے مہر پر مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے پڑھا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ لاہور کے بھائی ڈاکٹر مبارک احمد شریف صاحب سابق انچارج احمدیہ ہسپتال تنزانیہ حال لاہور کو دوسری بچی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے نومولودہ کا نام فریدہ مشعل عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ خادمہ دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم حوالدار لیئق احمد صاحب لاہور کی اہلیہ صاحبہ گلے کی تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم پیر محمد اصغر صاحب گھڑی ساز علی پور چٹھہ کا چھوٹا بیٹا منصور احمد بعمر ۱۸ سال، سوا سال سے بعارضہ کینسر بیمار چلا آرہا ہے۔ آج کل میو ہسپتال لاہور کے کینسر وارڈ میں داخل ہے گذشتہ سال اس کی دائیں ٹانگ کاٹ دی گئی تھی۔

اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم نور الدین صاحب خوشنویس کو اپریل ۹۴ء سے بعد تین مرتبہ درد گردہ کی شکایت ہو چکی ہے۔

○ مکرم محمد الدین صاحب کارکن وکالت تصنیف کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے علیل چلی آرہی ہیں۔ اب حالت زیادہ تشویش ناک ہے۔

○ عزیزہ فائزہ رباب بنت ڈاکٹر مبارک احمد شریف لاہور گرم پانی گرنے کی وجہ سے بری طرح جل گئی۔ اب قدرے افاقہ ہے تاہم بعض زخم گہرے ہونے کی وجہ سے تکلیف دے رہے ہیں۔

○ مکرم مسعود احمد صاحب چیمہ دفتر وکالت مال اول تحریک جدید ربوہ کا لڑکا عزیز فاروق مسعود گذشتہ چند یوم سے ذہنی پریشانی کا شکار ہونے کی وجہ سے بیمار ہے۔ اور بغرض علاج لاہور لے گئے ہیں۔

○ مکرم محمد احمد صاحب صراف ڈسکہ کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ اب حالت قدرے بہتر ہے۔

○ مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ ڈسکہ کا بیٹا عزیز صہیب احمد جو وقف نو میں شامل ہے۔ بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کو جلد شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

نمایاں کامیابی

○ عزیزم وسیم باری ابن مکرم شفیق احمد صاحب بھٹی مظفر آباد نے امسال کلاس نہم (سائنس گروپ) کے امتحان میں گورنمنٹ پائلٹ ہائی سکول نمبر ۱ مظفر آباد میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

(نظارت تعلیم)

گمشدہ گھڑی

○ ایک گھڑی سیکو فائیو۔ ڈائیل سیاہ۔ مورخہ ۹۴-۵-۲۹ کہیں گر گئی ہے۔ کچا بازار میں غالباً۔ چین سٹیل کا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملی ہو تو مہربانی فرما کر واپس کردیں۔

سلیم احمد ۳۵/۱ دار الفضل ربوہ

بازیافتہ گھڑی

○ ایک عدد زنانہ گھڑی بیت راجیکی کے قریب سے ملی ہے جس کی ہو نشانی بتا کر دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

ٹارگٹ کا حصول ازبس ضروری ہے

○ تحریک جدید کے مالی جہاد میں جس قدر کم از کم رقم ازبس ضروری ہوتی ہے وہ مجموعی ٹارگٹ کے طور پر مقرر کردی جاتی ہے اور پھر بحصہ رسدی وہ رقم تمام جماعتوں میں تقسیم کردی جاتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اگر ایک جماعت بھی اپنا ٹارگٹ پورا نہ کرے تو وہ ہماری مجموعی ضرورت کو متاثر کر سکتی ہے۔ اس لئے ہر جماعت ٹارگٹ پورا کرنا اپنا فرض اولیں سمجھے حسب ذیل امور کا خیال رکھا جائے تو ٹارگٹ بفضلہ خدا حاصل کیا جا سکتا ہے سب سے اول امر دعا ہے اور پھر یہ اہتمام کہ ہر فرد جماعت کو بلکہ وفات یافتگان کو بھی شامل کیا جائے۔ اور ہر وعدہ معیاری ہو۔ مخیر دوستوں میں سے معاونین خصوصی زیادہ سے زیادہ تعداد میں حاصل کرنے کی سعی بلیغ فرمائی جائے۔ جملہ ذیلی تنظیموں کا تعاون حاصل کیا جائے اس طرح بفضل خدا ہر جماعت حصول ٹارگٹ میں کامیاب ہو سکتی ہے۔

- بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنّاصِر
الرّحیم جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی۔ فون
664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299

ہومیوپیتھک کتب و ادویات
دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً
• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز
• جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
• خالی شیشیاں و ڈراپرز •
• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵٪ خصوصی رعائت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیوپیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔
• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ اسی طرح انگلش میں ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی METERIA MEDICA WITH REPERTORY وغیرہ
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر ربوہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771
04524-211283
فیکس (92-4524) 212299

خبریں

ربوہ : 6- جون-1994ء
گرمی کی شدت میں کوئی کمی نہیں آئی۔
درجہ حرارت کم از کم 30 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 45 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ان کی حکومت سیاسی اور اقتصادی میدانوں میں بعض سخت اقدامات کرنے والی ہے۔ جو اس وقت ہمیں مشکل نظر آئیں گے لیکن اس سے ہمارے بچوں کو فائدہ پہنچے گا اور آنے والی نسلوں کو آرام ملے گا۔ انہوں نے ایک سعودی روزنامے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ میں تاریخ میں وقار اور نام پیدا کرنا چاہتی ہوں۔ اور ایک ایسی حکومت چلانا چاہتی ہوں جو اخلاقی اقدار کی پاسداری کرے۔ انہوں نے کہا کہ حزب اختلاف نے ہماری متعدد پیشکشوں کو ٹھکرا کر بہت سے مواقع ضائع کر دیئے ہیں انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین کو وطن واپس آکر مقدمات کا سامنا کرنا چاہیئے۔ ان کے ساتھ انصاف کیا جائے گا اور ایمنسٹی انٹرنیشنل سمیت دیگر عالمی اداروں کو مقدمات کی کارروائی دیکھنے کا موقع دیا جائے گا۔

○ سعودی عرب، کویت، بحرین اور متحدہ عرب امارات سمیت خلیج تعاون کونسل کے ۵ ممالک نے جنوبی یمن کو تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ جنوبی حصے نے شمالی یمن سے الگ ہو کر آزاد ملک بننے کا اعلان کیا تھا۔ ادھر شمالی فوج نے عدن پر گولہ باری کی۔ توپوں کے گولے بندرگاہ کے قریب گرے جن سے ایک آئل ریفائنری کو نقصان پہنچا جس سے جنوبی یمن کو تیل کی سپلائی ہوتی ہے۔ جنوبی یمن نے تین طیارے مار گرانے کا دعویٰ کیا ہے۔

○ پاکستان نے بین الاقوامی برادری سے کہا ہے کہ وہ بھارت کو میزائل نصب کرنے سے روکے کیونکہ اس سے علاقے میں طاقت کا توازن بگڑ جائے گا اور اسلحہ کی دوڑ شروع ہو جائے گی۔ بھارت نے پرتھوی میزائیل کا جو تجربہ کیا ہے اس سے پاکستان کے بڑے بڑے شہروں کے علاوہ خلیج کے ممالک اور ایشیا اور چین تک مار کی جاسکتی ہے اور یہ تمام ممالک اپنے دفاع کے بارے میں فکر مند ہو جائیں گے۔

○ اقوام متحدہ کے ایلچی برائے بوسنیا مسٹر آکاشی نے متحارب فریقوں پر زور دیا ہے کہ وہ فوری طور پر امن منصوبے پر بات چیت شروع کریں۔ یہ بات چیت گوراڈزے سے سرب فوجی نہ نکالے جانے کی وجہ سے کئی بار ملتوی ہو چکی ہے۔ بوسنیا کے مسلمانوں نے کہا ہے کہ جبتک گوراڈزے سے سرب فوجی نہ نکالے گئے اس وقت تک وہ بات چیت میں حصہ نہ لیں گے۔

○ صدر مملکت نے سپریم کورٹ اور صوبائی ہائی کورٹوں میں ۱۴ نئے جج مقرر کئے ہیں ان میں سندھ اور پشاور ہائی کورٹوں میں ایک خاتون جج بھی مقرر کی گئی ہیں۔

○ اتوار کی رات قومی اسمبلی میں بارہ آرڈیننس منظوری کے لئے پیش کئے گئے۔ اس میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی قومی یونیورسٹی کے قیام کا آرڈیننس بھی شامل ہے۔ اس سے قبل سپیکر نے رولنگ دی کہ اگر صدر مناسب سمجھیں تو وہ دوبارہ آرڈیننس جاری کرسکتے ہیں۔ قومی اسمبلی نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اسلام آباد میں پانی کی کمی کے مسئلے پر دو گھنٹے تک بحث ہوگی۔

○ مرتضیٰ بھٹو کی ضمانت منظور کرلی گئی ہے اور انہیں پانچ پانچ لاکھ کی دو ضمانتیں جمع کروانے پر رہا کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے یہ شاہ بندر کیس ان کے خلاف آخری مقدمہ تھا۔ اس سے پہلے دیگر تمام مقدمات میں ان کی ضمانت ہو چکی ہے۔ عدالت نے ہدایت کی ہے کہ مقدمہ کا فیصلہ ہونے تک مرتضیٰ بھٹو ملک سے باہر نہ جائیں۔

○ مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ کو سپریم کورٹ کا چیف جسٹس مقرر کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے ایوان صدر میں اپنے عہدے کا حلف اٹھالیا۔ مسٹر جسٹس سجاد تین فاضل جج صاحبان سے جونیئر تھے۔ انہوں نے نواز شریف کی حکومت بحال کرنے کے خلاف فیصلہ دیا تھا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ صدر لغاری رنگے ہاتھوں پکڑے گئے ہیں وہ لاکھ وضاحتیں کریں ذمہ داری سے نہیں بچ سکتے۔ انہوں نے کہا کہ لغاری کہتے ہیں کہ انہوں نے بینک کو بچانے کے لئے اس کا جرمانہ معاف کیا۔ وہ بینک کو کیوں بچانا چاہتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ انہوں نے یونس حبیب پر نوازشات کیں حالانکہ میں نے اسے سٹیٹ بینک کی شکایت پر ڈسمس کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ابھی تو بہت کچھ باقی ہے۔ قوم سنے گی تو حیران رہ جائے گی۔

○ صدر اور وزیر اعظم کے درمیان دوسرے روز بھی تین گھنٹے تک طویل ملاقات ہوئی۔

○ پرتھوی میزائل مشرقی پنجاب' مقبوضہ کشمیر اور راجستھان میں نصب کئے جائیں گے۔ اس سلسلے میں تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔

○ اپوزیشن نے صدر کے خلاف مواخذہ کی تحریک لانے کا منصوبہ بنالیا یہ تحریک بجٹ کے فوراً بعد لائی جائے گی۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴ بجے تا ۸ بجے شام

ضروری اطلاع
دوستوں کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ائیر بورن AIR BORN ٹریولنگ ایجنسی کی ایک شاخ ربوہ میں بھی کھل گئی ہے۔ جو دوست بیرون ملک کسی بھی ائیرلائن کے ذریعہ جانا چاہیں انکی ہر قسم کی سہولت اور ضرورت کا خیال رکھا جائے گا۔
لندن جانے کیلئے رعایتی ٹکٹ کا انتظام کیا گیا ہے۔
رابطہ
مرزا رفیق احمد دارالصدر ربوہ
فون 212005

بفضل خدا تعالیٰ
GOOD NEWS
WE ARE NO.1
ہمارا معیار ہی ہماری مقبولیت کی ضمانت ہے
مناسب قیمت میں بہترین ڈش انٹینا
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 211274
رہائش 212487
بشارت احمد خان

۱۹۱۱ سے مصروف خدمت
حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ
خداوند کریم کی رحمت سے 80 اسی سال سے زیادہ عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلئے خود مل کر یا بذریعہ ڈاک مشورہ کر سکتے ہیں

اولاد سے محرومی ○ اولاد نرینہ کی خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا اٹھرا ○ لیکوریہ ○ ایام کی بے قاعدگی بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ
برانچیں
محمود آباد 3 کراچی 44 نزد پوسٹ آفس PP. 548179
نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان PP. 510564
نزد بس اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ 506
کوٹھی 2029 سٹریٹ 32 سیکٹر آئی 10/2 اسلام آباد
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ
سٹی آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون 218534-219065

دانت اچھے صحت اچھی
دانت نکالنا کوئی علاج نہیں
دانت مت نکلوایئے
دانت درد کا فوری علاج
35 سالہ تجربہ کار
دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون : 418
دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا ماسخورہ، خون کا آنا، پانی کا گرم اور سرد لگنے کا تسلی بخش علاج ٭ فل سیٹ کے ماہر
ٹیڑھے اور بدصورت دانت سیدھے اور خوبصورت کئے جاتے ہیں